ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1977

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ — شعبہ قرآن و تفسیر

کورس: ترجمہ قرآن-111 (1977)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن و تفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 1 (یونٹ نمبر: 1 تا 5)

کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

USMAN NOTES www.usmannotes.com

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

(مطالعہ ورہنمائی کے لیے)

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحف کا مطالعہ کر کے ترجمہ اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ اہم وضاحت: اس کورس کے ہر سوال میں درجنوں آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ اس گائیڈ میں لفظی ترجمہ اہم الفاظ کی جدولوں کی صورت میں اور بامحاورہ ترجمہ آیات کے گروہوں کی صورت میں مکمل سلسلے کے ساتھ، معروف اردو تراجم کے مفہوم کی روشنی میں اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ طالب علم ہر آیت کا مفہوم سمجھ کر خود پورا ترجمہ تحریر کر سکے۔ آیات کا عربی متن اس گائیڈ میں نقل نہیں کیا گیا؛ اصل متن اور حتمی تصدیق کے لیے مصحف اور نصابی کتاب سے رجوع لازم ہے۔ یہ گائیڈ خالصتاً علمی و تدریسی نوعیت کی ہے؛ کسی شرعی حکم کا کسی فرد یا واقعے پر اطلاق اہلِ علم اور مجاز اداروں کا کام ہے۔

سوال نمبر 1: سورۃ یونس کی آیت نمبر 50 تا 98 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف

سورۃ یونس قرآن مجید کی دسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 109 آیات ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیات 50 تا 98 پر مشتمل ہے جس میں آخرت کے عذاب کی حقیقت، اللہ کی قدرت و رحمت، حضرت نوح، حضرت موسیٰ علیہما السلام اور بنی اسرائیل کے واقعات اور آخر میں قومِ یونس کے ایمان لانے کا منفرد واقعہ بیان ہوا ہے۔ سوال کی رُو سے اس حصے کا ترجمہ دو انداز میں پیش کیا جا رہا ہے: اول لفظی ترجمہ، جس میں اہم عربی الفاظ کے سامنے ان کا اردو معنی درج ہے، تاکہ طالب علم عربی متن کے ایک ایک لفظ کو سمجھ سکے؛ دوم بامحاورہ ترجمہ، جس میں آیات کے گروہوں کا رواں اور سلیس اردو میں مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ ترجمے کا یہ دوہرا انداز تدریسِ قرآن کا آزمودہ طریقہ ہے، کیونکہ لفظی ترجمہ طالب علم کو متن سے جوڑتا ہے اور بامحاورہ ترجمہ اس مفہوم کو ذہن نشین کراتا ہے۔ طالب علم کے لیے ہدایت ہے کہ وہ پہلے لفظی جدول سے مشکل الفاظ حل کرے، پھر بامحاورہ ترجمہ پڑھے، اور آخر میں مصحف کھول کر ہر آیت کے سامنے اپنا ترجمہ خود تحریر کرے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

لفظی ترجمے میں ہر عربی لفظ کا الگ معنی لکھا جاتا ہے۔ اس حصے کے منتخب مشکل الفاظ یہ ہیں: ”یستعجلون“ یعنی جلدی مانگتے ہیں، ”اثم“ یعنی پھر، ”الندامہ“ یعنی پشیمانی، ”شفاء لما فی الصدور“ یعنی سینوں کی بیماریوں کی شفا، ”ارایتم“ یعنی بتاؤ تو سہی، ”اذن“ یعنی اجازت دی، ”تفترون“ یعنی گھڑتے ہو، ”تعزب“ یعنی اوجھل ہوتی، ”مثقال ذرہ“ یعنی ذرے کے برابر، ”اولیاء“ یعنی دوست و کارساز، ”البشریٰ“ یعنی خوشخبری، ”العزۃ“ یعنی غلبہ و اقتدار، ”متاع“ یعنی عارضی فائدہ، ”اطمس“ یعنی مٹا دے، ”اشدد“ یعنی سخت کر دے، ”الجمد“ یعنی بدن، اور ”لخت من دون“ جیسے مرکبات کا مفہوم بامحاورہ ترجمے میں واضح کر دیا گیا ہے۔ ان الفاظ کو یاد کرنے سے پورے حصے کا لفظی ترجمہ آسان ہو جاتا ہے، کیونکہ قرآن کے اکثر الفاظ بار بار دہرائے جاتے ہیں۔

جدول 1: سورۃ یونس (50 تا 98) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
يَسْتَعْجِلُونَ	جلدی مانگتے ہیں	النَّدَامَة	پشیمانی، شرمندگی
شِفَاء	شفا، علاج	أَذِنَ	اجازت دی
تَفْتَرُونَ	جھوٹ گھڑتے ہو	مِثْقَالِ ذَرَّة	ذرے بھر وزن
أَوْلِيَاء	دوست، مددگار	الْبُشْرَىٰ	خوشخبری
اطْمِسْ	مٹا دے، بے نشان کر دے	اشْدُدْ	سخت کر دے
نُنَجِّي	ہم بچا لیتے ہیں	غَافِلُونَ	غفلت کرنے والے

بامحاورہ ترجمہ: آیات 50 تا 61

اے نبی! ان سے کہیے کہ بھلا بتاؤ، اگر اللہ کا عذاب تم پر رات کو آئے یا دن کو، تو مجرم لوگ اس کی کون سی چیز جلدی مانگ رہے ہیں؟ کیا جب وہ واقع ہو جائے گا تب اس پر ایمان لاؤ گے؟ اس وقت کہا جائے گا کہ اب ایمان لائے ہو، حالانکہ تم اسی کی جلدی مچایا کرتے تھے۔ پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کا عذاب چکھو؛ تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسا تم کماتے تھے۔ یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات واقعی سچ ہے؟ کہہ دیجیے: ہاں، میرے رب کی قسم! یہ بالکل سچ ہے اور تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اگر ہر ظالم کے پاس زمین بھر کی ساری دولت ہو تو وہ عذاب سے بچنے کے لیے اسے فدیے میں دے دے، اور جب وہ عذاب دیکھیں گے تو اپنی پشیمانی دل میں چھپائیں گے، اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں ہو گا۔ سنو! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے؛ اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں۔ وہی زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے، سینوں کی بیماریوں کے لیے شفا، اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت۔ کہہ دیجیے کہ یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے، اسی پر خوش ہونا چاہیے؛ یہ اس مال سے کہیں بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔ کہہ

دیجیے: بتاؤ، جو رزق اللہ نے تمہارے لیے اتارا اور تم نے اس میں سے کچھ کو حرام اور کچھ کو حلال ٹھہرا لیا؛ کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی تھی یا تم اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہو؟ قیامت کے دن کے بارے میں جھوٹ گھڑنے والوں کا کیا گمان ہے؟ بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل رکھتا ہے مگر اکثر شکر نہیں کرتے۔ آپ جس حال میں بھی ہوں، قرآن کی جو تلاوت کریں یا تم لوگ کوئی کام کرو، جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو تو ہم تم پر نگران ہوتے ہیں؛ اور تمہارے رب سے ذرہ برابر کوئی چیز بھی اوجھل نہیں، نہ زمین میں نہ آسمان میں، نہ اس سے چھوٹی نہ بڑی، مگر سب ایک روشن کتاب میں درج ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 62 تا 74

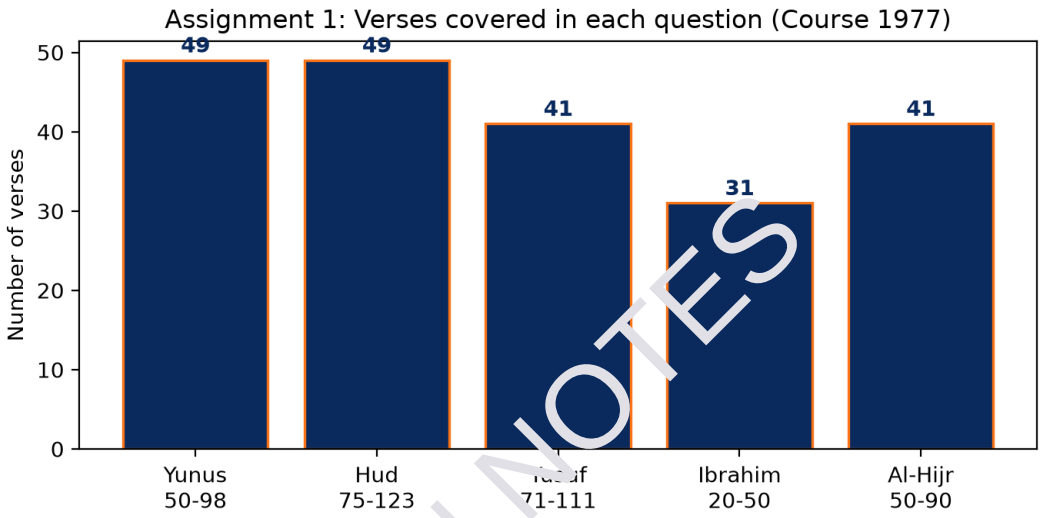
سن لو! اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے؛ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری اختیار کیے رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی؛ اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اے نبی! ان کی باتیں آپ کو غم میں نہ ڈالیں؛ سارا غلبہ اور اقتدار اللہ ہی کے لیے ہے، وہ سب سننے والا، سب جاننے والا ہے۔ یاد رکھو! آسمانوں میں جو کوئی ہے اور زمین میں جو کوئی ہے سب اللہ کا ہے؛ جو لوگ اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ محض گمان اور اٹکل کی پیروی کرتے ہیں۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا؛ اس میں سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے؛ وہ اس سے پاک ہے، وہ بے نیاز ہے؛ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اسی کی ہے؛ تمہارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں؛ کیا تم اللہ کے بارے میں وہ بات کہتے ہو جو جانتے نہیں؟ کہہ دیجیے: جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ دنیا میں تھوڑا سا فائدہ اٹھا لیں، پھر ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہے، پھر ہم ان کے کفر کی وجہ سے انہیں سخت عذاب چکھائیں گے۔ اے نبی! انہیں نوح کا قصہ سنائیے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا قیام اور اللہ کی آیات سے نصیحت کرنا تم پر گراں گزرتا ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے؛ تم اپنا فیصلہ اور اپنے شریکوں کو جمع کر لو، پھر تمہارا معاملہ تم پر مشتبہ نہ رہے، پھر میرے بارے میں جو کرنا ہے کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ اگر تم منہ پھیرو تو میں نے تم سے کوئی اجر نہیں مانگا؛ میرا اجر صرف اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ مگر قوم نے انہیں جھٹلایا، تو ہم نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو کشتی میں نجات دی اور انہیں جانشین بنایا، اور آیات جھٹلانے والوں کو غرق کر دیا؛ دیکھو ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 75 تا 90

پھر نوح کے بعد ہم نے کئی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے؛ وہ واضح دلیلیں لے کر آئے مگر قوم اس بات پر ایمان لانے والی نہ تھی جسے وہ پہلے جھٹلا چکی تھی؛ اسی طرح ہم حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا، مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی۔ جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں، جب وہ تمہارے پاس آ گیا، یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ وہ بولے: کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اس راستے سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، اور ملک میں بڑائی تم دونوں کو حاصل ہو جائے؟ ہم تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں۔ فرعون نے حکم دیا کہ تمام ماہر جادوگروں کو میرے پاس لے آؤ۔ جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے کہا: ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔ جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا: جو کچھ تم لائے ہو یہ جادو ہے؛ اللہ اسے ابھی باطل کر دے گا؛ اللہ بگاڑ پیدا کرنے والوں کے کام کو درست نہیں ہونے دیتا؛ اور اللہ اپنے کلمات سے حق کو ثابت کر دیتا ہے، خواہ مجرموں کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔ موسیٰ پر ان کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کسی نے ایمان نہ لایا، فرعون اور اس کے سرداروں کے ڈر سے کہ وہ انہیں ستائیں گے؛ بے شک فرعون زمین میں سرکش اور حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا۔ موسیٰ نے کہا: اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو، اگر تم واقعی فرمانبردار ہو۔ انہوں نے کہا: ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا؛ اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے لیے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات دے۔ ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے کچھ گھر مقرر کر لو، اپنے گھروں کو قبلہ رخ رکھو، نماز قائم کرو اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو۔ موسیٰ نے دعا کی: اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور اموال دیے ہیں؛ اے ہمارے رب! اس لیے کہ وہ تیرے راستے سے بھٹکائیں؛ اے ہمارے رب! ان کے اموال کو مٹا دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے، پس وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ اللہ نے فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی، پس ثابت قدم رہو اور نادانوں کے راستے کی پیروی نہ کرو۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 91 تا 98، اور اہم نکات

ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرا دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی کے ساتھ ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو بولا: میں ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے، اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ جواب ملا: اب ایمان لاتا ہے؟ حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ آج ہم تیرے بدن کو بچا لیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لیے نشانی بن جائے؛ اور بے شک بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ ٹھہرایا اور انہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا؛ انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم آ گیا؛ بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اے نبی! اگر آپ کو اس چیز میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لیجیے جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے رہے ہیں؛ یقیناً آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے حق آ چکا ہے، پس آپ شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہوں، اور نہ ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، ورنہ آپ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ جن لوگوں پر آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے، خواہ ان کے پاس ہر نشانی آ جائے، یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ پھر کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان اسے فائدہ دیتا، سوائے یونس کی قوم کے؛ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے رسوائی کا عذاب ٹال دیا اور انہیں ایک مدت تک فائدہ اٹھانے دیا۔ اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: عذاب کا مذاق اڑانا کفار کی پرانی روش ہے؛ اصل نجات کی بنیاد ایمان اور تقویٰ ہے، جیسا کہ اولیاء اللہ کی خوشخبری سے ظاہر ہے؛ اور قومِ یونس کا واقعہ بتاتا ہے کہ عذاب آنے سے پہلے کی توبہ قبول ہوتی ہے، جبکہ فرعون کا غرق ہوتے وقت کا ایمان اس لیے قبول نہ ہوا کہ وہ ایمان بالغیب نہ رہا تھا۔



شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

خلاصے کے طور پر سورۃ یونس کے اس حصے میں عقیدہ آخرت، اللہ کی ہمہ گیر نگرانی، اولیاء اللہ کی بشارت، انبیاء کے واقعات سے تسلی، اور توبہ کے دروازے کے کھلے ہونے کا جامع پیغام دیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی ترجمے سے الفاظ کی سمجھ پیدا کرے، بامحاورہ ترجمے سے مجموعی مفہوم کو دل میں بٹھائے، اور خاص طور پر آیات 62 تا 64 اور آیت 98 کے مفاہیم کو یاد رکھے، کیونکہ یہ آیات اس سورت کے سب سے زیادہ پوچھے جانے والے مقامات میں سے ہیں۔

سوال نمبر 2: سورۃ ہود کی آیت نمبر 75 تا 123 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف

سورۃ ہود قرآن مجید کی گیارہویں سورت ہے، مکی ہے اور اس کی کل 123 آیات ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیت 75 سے سورت کے اختتام یعنی آیت 123 تک ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قومِ لوط کے بارے میں فرشتوں سے گفتگو، حضرت لوط، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کے واقعات کے آخری اجزاء، پچھلی قوموں

کے انجام سے عبرت، قیامت کے دن نیک و بد کے حالات، اور آخر میں نبی کریم ﷺ اور اہلِ ایمان کے لیے استقامت، نماز اور صبر کی عظیم ہدایات آئی ہیں۔ خصوصاً آیت 112 کا حکم "جیسا آپ کو حکم دیا گیا ہے ثابت قدم رہیے" اس سورت کی شہرت کی وجہ ہے۔ ترجمہ حسبِ سوال دو حصوں میں پیش ہے: پہلے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول میں، پھر تمام آیات کا گروہ وار بامحاورہ ترجمہ، تاکہ کوئی آیت مفہوم سے باہر نہ رہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: "اواہ" یعنی بہت آہ وزاری کرنے والا، نرم دل، "منیب" یعنی اللہ کی طرف رجوع کرنے والا، "عصیب" یعنی سخت، مشکل، "یراود" یعنی بہکانا، "رشید" یعنی عقل مند و راہِ راست پر، "بقیۃ اللہ" یعنی اللہ کا چھوڑا ہوا حلال نفع، "یطفف" اور "مخسرون" یعنی ناپ تول میں کمی کرنا، "المسحرین" سے ملتا لفظ یہاں نہیں؛ "سجیل" یعنی پکی ہوئی مٹی کے پتھر، "منضود" یعنی تہہ بہ تہہ ترتیب سے، "مسومہ" یعنی نشان زدہ، "یقتروا" نہیں بلکہ "لاترکنوا" یعنی مت جھکو، مائل نہ ہو، "زلفاً من اللیل" یعنی رات کے اوقات میں، "اولوبقیہ" یعنی بچے کھچے نیک لوگ، "تمترون" یعنی شک کرتے ہو، اور "منتظرون" یعنی انتظار کرنے والے۔ یہ الفاظ سمجھ لینے سے واقعات کے بیان میں روانی پیدا ہوتی ہے۔

جدول 1: سورۃ ہود (75 تا 123) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
أَوَّاه	نرم دل، آہ بھرنے والا	عَصِيب	سخت، کٹھن
سِجِّيل	پکی مٹی کے کنکر پتھر	مَنْضُود	تہہ بہ تہہ
بَقِيَّةُ اللّٰه	اللہ کا باقی رکھا حلال	يَبْخَسُ	کم دیتا، گھٹاتا ہے
لَا تَرْكَنُوا	مت جھکو، مائل نہ ہو	زُلَفًا	قریبی اوقات، حصے

انتظار کرنے والے	مُنتَظِرُونَ	ثابت قدم رہ	فَاسْتَقِمْ

بامحاورہ ترجمہ: آیات 75 تا 83

بے شک ابراہیم بڑے بردبار، نرم دل اور اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والے تھے۔ جب ہمارے فرشتوں کے ذریعے ابراہیم کو خوشخبری ملی اور ان کا خوف دور ہو گیا تو وہ قومِ لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے (یعنی ان کے لیے سفارش کی بات کرنے لگے)۔ اے ابراہیم! اس بات کو چھوڑ دو؛ بے شک آپ کے رب کا حکم آ چکا ہے اور ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو ٹلنے والا نہیں۔ جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان کی وجہ سے پریشان ہوئے اور دل تنگ ہوا اور کہنے لگے: آج کا دن بڑا سخت ہے۔ ان کی قوم دوڑتی ہوئی ان کے پاس آئی، اور وہ پہلے سے برے کام کیا کرتے تھے۔ لوط نے کہا: اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں؛ اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے رسوا نہ کرو؛ کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں؟ انہوں نے کہا: تم جانتے ہو کہ ہمیں تمہاری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں، اور تم جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ لوط نے کہا: کاش میرے پاس تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔ فرشتوں نے کہا: اے لوط! ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں؛ یہ آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے؛ پس رات کے ایک حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر چل دیجیے اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، سوائے آپ کی بیوی کے، اسے بھی وہی مصیبت پہنچے گی جو ان لوگوں کو پہنچے گی؛ ان کے عذاب کا وقت صبح ہے؛ کیا صبح قریب نہیں؟ پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس بستی کو اوپر نیچے کر دیا اور ان پر پکی مٹی کے پتھر لگاتار برسائے، جو آپ کے رب کے پاس نشان زدہ تھے؛ اور وہ بستی ظالموں سے کچھ دور نہیں ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 84 تا 99

مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں؛ اور ناپ تول میں کمی نہ کرو؛ میں تمہیں خوشحالی میں دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو، لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد نہ مچاتے پھرو۔ اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ کا چھوڑا ہوا حلال نفع تمہارے لیے بہتر ہے، اور میں تم پر نگران نہیں ہوں۔ قوم نے کہا: اے شعیب! کیا

تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے، یا اپنے مال میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں؟ بے شک تم تو بڑے بردبار اور عقل مند ہو (یہ طنزاً کہا)۔ شعیب نے کہا: اے میری قوم! بتاؤ، اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے اچھا رزق دیا ہو؛ میں تمہاری مخالفت اس لیے نہیں کرنا چاہتا کہ خود وہ کام کروں جس سے تمہیں روکتا ہوں؛ میں تو جہاں تک ہو سکے صرف اصلاح چاہتا ہوں؛ میری توفیق صرف اللہ کی مدد سے ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اے میری قوم! میری مخالفت تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم پر وہی مصیبت آئے جو نوح کی قوم، ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر آئی تھی؛ اور لوط کی قوم بھی تم سے دور نہیں۔ اپنے رب سے بخشش مانگو، پھر اس کی طرف توبہ کرو؛ بے شک میرا رب بڑا رحم کرنے والا، بہت محبت کرنے والا ہے۔ قوم نے کہا: اے شعیب! تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں؛ ہم تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں؛ اگر تمہارا خاندان نہ ہوتا تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے، اور تم ہم پر کوئی غالب نہیں ہو۔ شعیب نے کہا: اے میری قوم! کیا میرا خاندان تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ عزت والا ہے کہ تم نے اللہ کو پس پشت ڈال دیا؟ بے شک میرا رب تمہارے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے۔ اے میری قوم! تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ، میں بھی عمل کر رہا ہوں؛ جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے؛ انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے نجات دی، اور ظالموں کو ایک سخت آواز نے پکڑ لیا، پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے، گویا وہ وہاں کبھی آباد ہی نہیں ہوئے تھے۔ سنو! مدین کے لیے دوری اور ہلاکت ہے جیسے ثمود کے لیے ہوئی۔ پھر ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا، مگر وہ فرعون کے حکم کی پیروی کرتے رہے، حالانکہ فرعون کا حکم راہِ راست پر نہ تھا۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہو گا اور انہیں آگ میں لا اتارے گا؛ اور وہ اترنے کی کیسی بری جگہ ہے۔ دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی؛ وہ انعام بھی کیا برا انعام ہے جو انہیں دیا گیا۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 100 تا 111

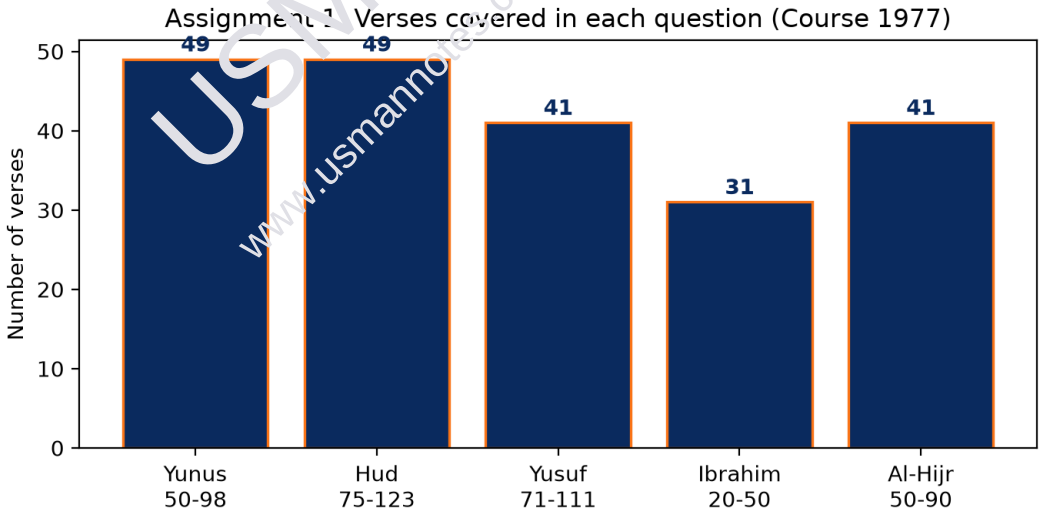
یہ بستیوں کی کچھ خبریں ہیں جو ہم آپ کو سناتے ہیں؛ ان میں سے بعض اب بھی کھڑی ہیں اور بعض کٹ چکی ہیں (یعنی مٹ چکی ہیں)۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا؛ پھر جب آپ کے رب کا حکم آ پہنچا تو اللہ کے سوا جن معبودوں کو وہ پکارتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آئے اور انہوں نے انہیں ہلاکت کے سوا کچھ نہ بڑھایا۔

آپ کے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے اس حال میں کہ وہ ظالم ہوں؛ بے شک اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہے۔ اس میں اس شخص کے لیے نشانی ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے؛ وہ ایک ایسا دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے کیے جائیں گے اور وہ حاضری کا دن ہو گا۔ ہم اسے صرف ایک مقررہ مدت کے لیے مؤخر کر رہے ہیں۔ جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اللہ کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا؛ پھر بعض بدبخت ہوں گے اور بعض نیک بخت۔ جو بدبخت ہوں گے وہ آگ میں ہوں گے، وہاں ان کے لیے چیخنا اور دھاڑنا ہو گا؛ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں، سوائے اس کے جو آپ کا رب چاہے؛ بے شک آپ کا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں، سوائے اس کے جو آپ کا رب چاہے؛ یہ ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ پس اے نبی! جس چیز کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں اس کے بارے میں آپ کسی شک میں نہ رہیں؛ یہ اسی طرح عبادت کرتے ہیں جیسے ان کے باپ دادا پہلے کرتے تھے؛ اور ہم انہیں ان کا حصہ پورا پورا بے کم و کاست دیں گے۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی، پھر اس میں اختلاف کیا گیا؛ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا؛ اور بے شک وہ اس کتاب کے بارے میں بڑے مشکوک شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور یقیناً سب کو آپ کا رب ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے گا؛ بے شک وہ ان کے کاموں سے خوب باخبر ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 112 تا 123، اور اہم نکات

پس آپ ثابت قدم رہیے جیسا آپ کو حکم دیا گیا ہے، اور وہ لوگ بھی جنہوں نے آپ کے ساتھ توبہ کی ہے، اور حد سے آگے نہ بڑھو؛ بے شک وہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ ظالموں کی طرف مت جھکو، ورنہ تمہیں آگ چھو لے گی، اور اللہ کے سوا تمہارے کوئی مددگار نہ ہوں گے، پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ نماز قائم کیجیے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ اوقات میں؛ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں؛ یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے۔ اور صبر کیجیے؛ بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تم سے پہلی نسل کے لوگوں میں کچھ بچے کھچے سمجھدار لوگ ایسے کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد سے روکتے، سوائے چند لوگوں کے جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا؛ اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا تھا اور وہ مجرم تھے۔ آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں۔ اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک ہی امت بنا دیتا، مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے، سوائے ان کے جن پر آپ کے رب نے رحم کیا؛ اور اسی لیے

اس نے انہیں پیدا کیا؛ اور آپ کے رب کی بات پوری ہو کر رہی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔ رسولوں کی خبروں میں سے ہر خبر ہم آپ کو سناتے ہیں جس سے آپ کے دل کو مضبوط کرتے ہیں؛ اور ان قصوں میں آپ کے پاس حق آ گیا ہے، اور ایمان والوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی بھی۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دیجیے: تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ، ہم بھی عمل کر رہے ہیں؛ اور انتظار کرو، ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور سارے معاملات اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں؛ پس اسی کی عبادت کیجیے اور اسی پر بھروسہ رکھیے؛ اور آپ کا رب تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔ اہم نکات: آیت 112 کا حکمِ استقامت اس سورت کا مرکزی پیغام ہے؛ آیت 114 سے نماز کے اوقات اور نیکیوں کے گناہ مٹانے کی دلیل ملتی ہے؛ اور آیات 100 تا 103 ظالم قوموں کے انجام سے عبرت کا سبق دیتی ہیں۔



شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

مجموعی طور پر سورۃ ہود کا یہ آخری حصہ ماضی کی قوموں کے انجام، قیامت کے فیصلوں اور مومن کے لیے استقامت، نماز اور صبر کے پروگرام کو ایک ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ طالب علم ترجمہ لکھتے وقت واقعات کی ترتیب برقرار رکھے اور آیات 112 تا 117 کے ترجمے پر خصوصی توجہ دے، کیونکہ امتحان میں یہی حصہ زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

سوال نمبر3: سورۃ یوسف کی آیت نمبر71 تا111 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔(20نمبر)

تعارف

سورۃ یوسف قرآن مجید کی بارہویں سورت ہے، مکی ہے اور اس میں کل 111 آیات ہیں، جو تقریباً پوری کی پوری حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے "احسن القصص" یعنی بہترین قصے کا مصداق ہے۔ زیرِ نظر حصہ آیات 71 تا 111 ہے، جس میں شاہی پیالے کی گمشدگی کی تفتیش، حضرت یوسف کا اپنے بھائی بنیامین کو روک لینا، حضرت یعقوب علیہ السلام کا صبر و غم، یوسف کا اپنا تعارف کرانا، بھائیوں کی معافی، قمیص کے ذریعے یعقوب کی بینائی کی واپسی، مصر میں خاندان کا اجتماع، خواب کی تعبیر کا ظہور، یوسف کی عظیم دعا، اور سورت کی اختتامی تعلیمات شامل ہیں۔ یہ حصہ صبر، تقویٰ، عفو و درگزر اور اللہ کی تدبیر پر یقین کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ ترجمہ حسبِ معمول پہلے لفظی جدول اور پھر مکمل گروہ وار بامحاورہ صورت میں پیش ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے اہم الفاظ یہ ہیں: "صواع الملک" یعنی بادشاہ کا پیمانہ یا پیالہ، "زعیم" یعنی ضامن، ذمہ دار، "السقاۃ" سے متعلق "وعاء" یعنی تھیلا، برتن، "درجات" یعنی درجے، مراتب، "خلصوا نجیاً" یعنی الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے، "فرطتم" یعنی تم نے کوتاہی کی، "حرضاً" یعنی گلا دینے والی بیماری، ہلاکت کے قریب، "ابث حزنی" یعنی میں اپنا غم پھیلا کر بیان کرتا ہوں، "تحسسوا" یعنی ٹٹول کر خبر لو، تلاش کرو، "بضاعۃ مزجاۃ" یعنی تھوڑی، کھوٹی پونجی، "تصدق" یعنی صدقہ کر، احسان کر، "لاتثریب" یعنی کوئی ملامت نہیں، "فصلت العیر" یعنی قافلہ روانہ ہوا، "تفندون" یعنی تم مجھے سٹھیایا ہوا سمجھو، اور "تولیۃ" کے مقام پر "ادخلوا مصر" میں خاندان کے استقبال کا مفہوم آتا ہے۔

جدول1: سورۃ یوسف(71تا111) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ

ضامن، ذمہ دار	زَعِیم	بادشاہ کا پیالہ، پیمانہ	صُوَاعَ الْمَلِک
سرگوشی، خفیہ مشورہ	نَجِیًّا	تھیلا، برتن	وِعَاء
تلاش کرو، خبر لو	تَحَسَّسُوا	ہلاکت کے قریب	حَرَضًا
کوئی ملامت نہیں	لَا تَثْرِیب	تھوڑی کھوٹی پونجی	بِضَاعَۃٍ مُزْجَاۃ
مجھے فرمانبردار اٹھالے	تَوَفَّنِی مُسْلِمًا	باتوں، خوابوں کی تعبیر	تَأْوِیلِ الْأَحَادِیث

بامحاورہ ترجمہ: آیات 71 تا 82

بھائیوں نے مڑ کر کہا: تم کیا چیز کھو بیٹھے ہو؟ کارندوں نے کہا: ہم بادشاہ کا پیالہ نہیں پا رہے، اور جو اسے لے آئے گا اسے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر غلہ ملے گا اور میں اس کا ضامن ہوں۔ بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم جانتے ہو کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں۔ انہوں نے پوچھا: اگر تم جھوٹے نکلے تو چور کی سزا کیا ہو گی؟ بھائیوں نے کہا: اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے تھیلے میں پیالہ ملے وہ خود ہی اس کا بدلہ ہو، اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیتے ہیں۔ پھر یوسف نے اپنے بھائی (بنیامین) کے تھیلے سے پہلے ان کے تھیلوں کی تلاشی شروع کی، پھر پیالہ اپنے بھائی کے تھیلے سے نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لیے تدبیر کی؛ وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو نہیں روک سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ چاہے؛ ہم جسے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں، اور ہر علم والے سے اوپر ایک بڑا علم والا موجود ہے۔ بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کے ایک بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یوسف نے یہ بات دل میں چھپا رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی؛ دل میں کہا: تم مرتبے میں بدتر ہو، اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ انہوں نے کہا: اے عزیز! اس کے والد بہت بوڑھے ہیں، پس اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیے؛ ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں۔ یوسف نے کہا: اللہ کی پناہ کہ ہم اس کے سوا کسی کو پکڑیں جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی، ورنہ ہم ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ جب وہ یوسف سے مایوس ہو گئے تو الگ

جا کر مشورہ کرنے لگے۔ سب سے بڑے نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ کی قسم کے ساتھ پختہ عہد لیا تھا، اور اس سے پہلے تم یوسف کے معاملے میں کوتاہی کر چکے ہو؛ پس میں یہ زمین ہرگز نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا والد مجھے اجازت نہ دے یا اللہ میرے لیے فیصلہ کر دے، اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 83 تا 92

بھائیوں سے کہا گیا: تم اپنے والد کے پاس واپس جاؤ اور کہو: اے ہمارے والد! آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے؛ ہم نے صرف اسی بات کی گواہی دی ہے جو ہم نے جانی، اور ہم غیب کے نگران نہ تھے۔ اس گاؤں سے پوچھ لیجیے جس میں ہم تھے اور اس قافلے سے بھی جس کے ساتھ ہم آئے ہیں، اور بے شک ہم سچے ہیں۔ یعقوب نے کہا: بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لیے ایک بات بنا دی ہے؛ پس اب صبر ہی بہتر ہے؛ امید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے؛ بے شک وہی جاننے والا، حکمت والا ہے۔ یعقوب نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا: ہائے یوسف پر افسوس! اور غم کی شدت سے ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور وہ غم کو دبائے ہوئے تھے۔ بیٹوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گھل کر ہلاکت کے قریب ہو جائیں یا مر ہی جائیں۔ یعقوب نے کہا: میں اپنی بے قراری اور غم کی شکایت صرف اللہ سے کرتا ہوں، اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا پتہ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو؛ بے شک اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ مایوس ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو کہا: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو تکلیف پہنچی ہے اور ہم تھوڑی کھوٹی پونجی لائے ہیں؛ پس ہمیں پورا ناپ کر دیجیے اور ہم پر احسان کیجیے؛ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔ یوسف نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا، جب تم نادان تھے؟ وہ بول اٹھے: کیا واقعی آپ ہی یوسف ہیں؟ کہا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے؛ اللہ نے ہم پر احسان کیا؛ بے شک جو پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بے شک ہم ہی خطاکار تھے۔ یوسف نے کہا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں؛ اللہ تمہیں بخش دے، اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

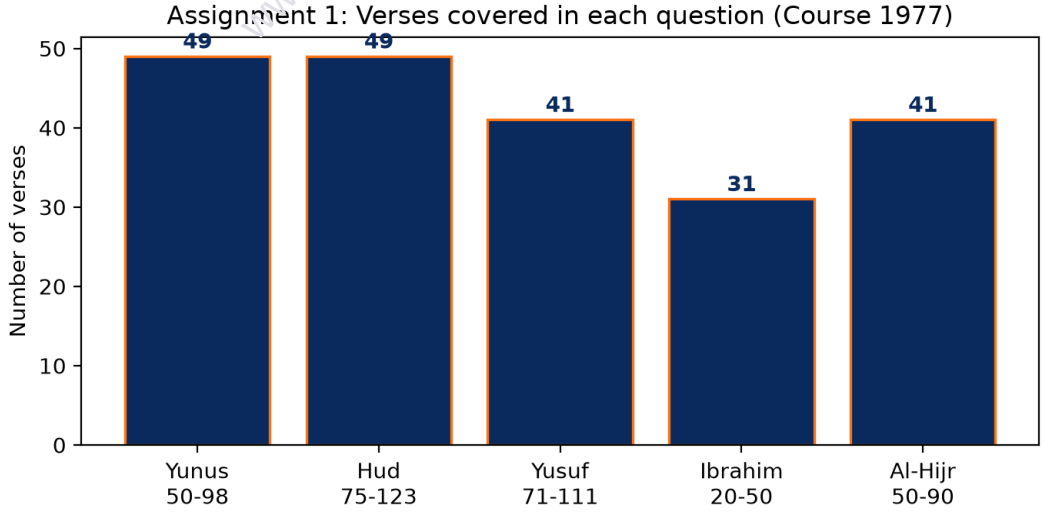
بامحاورہ ترجمہ: آیات 93 تا 101

یوسف نے کہا: میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو، وہ بینا ہو جائیں گے؛ اور اپنے تمام گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔ جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے والد نے کنعان میں کہا: بے شک مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے، اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا نہ سمجھو۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ اپنی پرانی غلطی ہی میں مبتلا ہیں۔ پھر جب خوشخبری دینے والا آیا اور قمیص یعقوب کے چہرے پر ڈالی تو وہ بینا ہو گئے۔ انہوں نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟ بیٹوں نے کہا: اے ہمارے والد! ہمارے گناہوں کی بخشش کی دعا کیجیے۔ بے شک ہم ہی خطاکار تھے۔ یعقوب نے کہا: میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے لیے بخشش مانگوں گا؛ بے شک وہی بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ پھر جب سب یوسف کے پاس پہنچے تو انہوں نے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: مصر میں داخل ہو جاؤ، اللہ نے چاہا تو امن کے ساتھ رہو گے۔ انہوں نے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا اور سب ان کے سامنے سجدے میں گر پڑے۔ یوسف نے کہا: اے میرے والد! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے؛ میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا، اور اس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ سب کو صحرا سے یہاں لے آیا، اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان جھگڑا ڈال دیا تھا؛ بے شک میرا رب جو چاہتا ہے اس کی بڑی لطیف تدبیر کرتا ہے؛ بے شک وہی جاننے والا، حکمت والا ہے۔ یوسف نے دعا کی: اے میرے رب! تو نے مجھے حکومت عطا کی اور مجھے باتوں کی تعبیر سمجھائی؛ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے؛ مجھے فرمانبرداری کی حالت میں وفات دے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر دے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 102 تا 111، اور اہم نکات

اے نبی! یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں؛ آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے جب انہوں نے اپنے کام کا پختہ فیصلہ کیا تھا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں، خواہ آپ کتنی ہی خواہش کریں۔ آپ اس پر ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے؛ یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے صرف نصیحت ہے۔ آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن کے پاس سے یہ لوگ گزرتے ہیں اور ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر اس حال میں کہ وہ

شرک بھی کرتے جاتے ہیں۔ کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر اللہ کے عذاب کی کوئی گرفت آ جائے یا قیامت ان پر اچانک آ پڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو؟ کہہ دیجیے: یہ میرا راستہ ہے؛ میں اللہ کی طرف پوری بصیرت کے ساتھ بلاتا ہوں، میں بھی اور میرے پیروکار بھی؛ اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ آپ سے پہلے بھی ہم نے صرف مرد ہی رسول بنا کر بھیجے جن کی طرف بستی والوں میں سے وحی کرتے تھے؛ کیا ان لوگوں نے زمین میں سفر نہیں کیا کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟ اور آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے یقیناً بہتر ہے؛ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہونے لگے اور لوگوں نے گمان کیا کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا، اس وقت ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی، پھر جسے ہم نے چاہا بچا لیا گیا، اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے نہیں ٹالا جاتا۔ یقیناً ان کے قصوں میں عقل والوں کے لیے عبرت ہے؛ یہ قرآن کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق ہے، ہر چیز کی تفصیل ہے، اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ اہم نکات: اس حصے کی جان آیت 90 کا اصول ہے کہ اللہ تقویٰ اور صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا؛ یوسف کے بھائیوں کو معاف کرنا عفو کی اعلیٰ مثال ہے؛ اور آیت 101 کی دعا دنیاوی کامیابی کے عروج پر بھی آخرت کی فکر سکھاتی ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

سورۃ یوسف کا یہ اختتامی حصہ بتاتا ہے کہ آزمائش چاہے قید، جدائی اور حسد کی صورت میں ہو، انجام کار کامیابی صبر اور تقویٰ ہی کو ملتی ہے۔ طالب علم کے لیے اس ترجمے میں خاص توجہ کے مقامات آیات 84 تا 87 میں یعقوب کا صبر و توکل، آیات 92 میں یوسف کا عفو، اور آیات 101 میں ان کی دعا ہے۔ ترجمہ لکھتے وقت مکالموں کے انداز کو برقرار رکھنا جواب کو زیادہ جامع اور پر اثر بناتا ہے۔

سوال نمبر 4: سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 20 تا 50 کا لفظی (عربی الفاظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف

سورۃ ابراہیم قرآن مجید کی چودھویں سورت ہے، مکی ہے اور اس کی کل 52 آیات ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیات 20 تا 50 ہے جس میں اللہ کی قدرتِ کاملہ، قیامت کے دن کمزوروں اور سرکشوں کی باہمی گفتگو، شیطان کا خطبہ، اہلِ جنت کی سلامتی، اچھی بات اور بری بات کی درختوں سے مثال، کلمہ طیبہ پر ثابت قدمی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مکہ کے لیے مشہور دعائیں، ظالموں کی مہلت کی حقیقت، اور سورت کے انجام پر قیامت کے ہولناک مناظر بیان ہوئے ہیں۔ یہ حصہ عقیدہ، دعا اور عبرت تینوں کا حسین امتزاج ہے۔ حسبِ سوال ترجمہ پہلے لفظی جدول میں، پھر گروہ وار بامحاورہ انداز میں مکمل پیش کیا جا رہا ہے، تاکہ آیات کا کوئی حصہ رہ نہ جائے اور طالب علم لفظی ساخت بھی سمجھ لے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے چیدہ الفاظ یہ ہیں: ”بعزیز“ یعنی بھاری، مشکل، جو اللہ پر دشوار ہو، ”برزوا“ یعنی میدان میں نکلے، حاضر ہوئے، ”مغنون“ یعنی کام آنے والے، دور کرنے والے، ”محیص“ یعنی بھاگنے کی جگہ، پناہ، ”سلطان“ یعنی زور، دلیل، اختیار، ”طیبۃ“ یعنی پاکیزہ، ”اجتثت“ یعنی جڑ سے اکھاڑ دی گئی، ”قرار“ یعنی ٹھہراؤ، قیام، ”دار البوار“ یعنی ہلاکت

کا گھر، "انداداً" یعنی شریک، ہمسر، "بخلق جدید" نئی پیدائش، "سرابیل" یعنی کرتے، لباس، "قطران" یعنی تارکول، گندھک کا تیل، اور "مقرنین فی الاصفاد" یعنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے۔ یہ الفاظ خاص طور پر آیات 21، 26، 44 اور 49 تا 50 کے مفہوم کو کھولتے ہیں۔

جدول 1: سورۃ ابراہیم (20 تا 50) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
بَعَزِیز	مشکل، بھاری	بَرَزُوا	نکلے، حاضر ہوئے
مَحِیص	بھاگنے کی جگہ	سُلْطَان	اختیار، دلیل، زور
اجْتُثَّتْ	بر ے اکھڑ گئی	قَرَار	ٹھہراؤ، قرار
دَارِالْبَوَار	ہلاکت کا گھر	أَنْدَادًا	شریک، ہمسر
سَرَابِیل	کرتے، لباس	قَطِرَان	تارکول
الْأَصْفَاد	زنجیریں، بیڑیاں	يُثَبِّتُ	ثابت قدم رکھتا ہے

بامحاورہ ترجمہ: آیات 20 تا 27

اور یہ بات اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔ قیامت کے دن سب لوگ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے، تو کمزور لوگ ان لوگوں سے کہیں گے جو بڑے بنے ہوئے تھے: ہم تو تمہارے پیروکار تھے، کیا تم اللہ کے عذاب کا کچھ حصہ ہم سے دور کر سکتے ہو؟ وہ کہیں گے: اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم ضرور تمہیں بھی ہدایت کرتے؛ اب ہمارے لیے برابر ہے کہ ہم بے صبری کریں یا صبر کریں، ہمارے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں۔ جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا: بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا مگر میں نے اس کے خلاف کیا؛ میرا تم پر کوئی زور نہ تھا، سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں بلایا اور تم نے میری بات مان لی؛ پس مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو

ملامت کرو؛ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچنے والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو؛ تم نے پہلے جو مجھے شریک بنایا تھا میں اس سے بیزار ہوں؛ بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ اپنے رب کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے؛ وہاں ان کی ملاقات کی علامت سلام ہوگی۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پاکیزہ بات کی کیسی مثال بیان کی ہے؟ وہ ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں؛ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے؛ اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ دیا گیا ہو، اسے کچھ ٹھہراؤ نہ ہو۔ اللہ ایمان والوں کو اس مضبوط بات کے ساتھ دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی، اور اللہ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے؛ اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 28 تا 37

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اتارا، یعنی جہنم میں، جس میں وہ داخل ہوں گے، اور وہ بری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ انہوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے تاکہ اس کے راستے سے بھٹکائیں؛ کہہ دیجیے: تھوڑا فائدہ اٹھالو، آخرکار تمہاری واپسی آگ کی طرف ہے۔ اے نبی! میرے ان بندوں سے کہہ دیجیے جو ایمان لائے ہیں کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کریں، اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔ اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس سے تمہارے رزق کے لیے پھل نکالے، اور کشتیوں کو تمہارے لیے مسخر کیا تاکہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں، اور نہروں کو بھی تمہارے لیے مسخر کیا۔ اس نے سورج اور چاند کو مسلسل حرکت میں تمہارے لیے مسخر کیا اور رات اور دن کو بھی تمہارے لیے مسخر کیا۔ اس نے تمہیں ہر وہ چیز دی جو تم نے مانگی؛ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو انہیں شمار نہیں کر سکتے؛ بے شک انسان بڑا ظالم اور بڑا ناشکرا ہے۔ اور جب ابراہیم نے کہا: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچا۔ اے میرے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے؛ پس جو میری پیروی کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بے شک تو بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! میں نے اپنی

اولاد کا ایک حصہ تیرے محترم گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں بسایا ہے جہاں کھیتی نہیں ہوتی؛ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں؛ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر ادا کریں۔

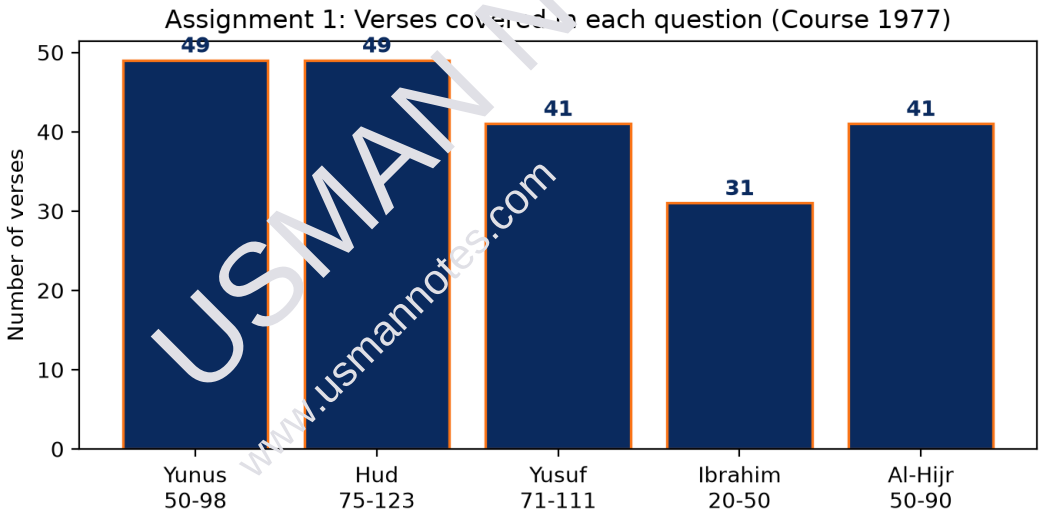
بامحاورہ ترجمہ: آیات 38 تا 44

اے ہمارے رب! بے شک تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں، اور اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں رہتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے؛ بے شک میرا رب دعائیں سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی؛ اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے، اور میرے والدین کو، اور ایمان والوں کو، جس دن حساب قائم ہو گا۔ آپ ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ اللہ اس سے غافل ہے جو ظالم کر رہے ہیں؛ وہ انہیں صرف اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس میں آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ سر اٹھائے دوڑ رہے ہوں گے، ان کی نگاہیں واپس نہیں پلٹیں گی اور ان کے دل خالی ہوں گے۔ اے نبی! لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے جب ان پر عذاب آ جائے گا، تو ظالم لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی مدت کی مہلت دے دے، ہم تیری دعوت قبول کر لیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ جواب ملے گا: کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تم پر کوئی زوال نہیں آئے گا؟ تم انہی لوگوں کے گھروں میں بسے تھے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا، اور تم پر واضح ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا، اور ہم نے تمہارے لیے مثالیں بھی بیان کی تھیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 45 تا 50، اور اہم نکات

ان لوگوں نے اپنی بڑی تدبیریں کیں، اور ان کی تدبیر اللہ کے پاس ہے، اگرچہ ان کی تدبیر ایسی تھی کہ اس سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔ پس آپ ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ اللہ اپنے رسولوں سے کیے گئے وعدے کے خلاف کرے گا؛ بے شک اللہ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے۔ جس دن زمین بدل کر دوسری زمین کر دی جائے گی اور آسمان بھی، اور سب لوگ ایک اللہ، سب پر غالب، کے سامنے حاضر ہوں گے۔ اس دن آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے؛ ان کے کرتے تارکول کے ہوں گے اور

آگ ان کے چہروں کو ڈھانپ رہی ہو گی۔ اہم نکات: آیات 24 تا 27 میں کلمہ طیبہ کو مضبوط جڑ والے درخت سے تشبیہ اس لیے دی گئی ہے کہ ایمان زندگی میں مسلسل پھل دیتا ہے؛ آیات 35 تا 41 میں ابراہیم کی دعاؤں سے اولاد کے لیے دین و دنیا کی خیر مانگنے کا ادب ملتا ہے؛ اور آیت 42 یہ واضح کرتی ہے کہ ظالم کی مہلت اللہ کی غفلت نہیں بلکہ مقررہ حساب کی تیاری ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی مخصوص شخص یا واقعے پر ان آیات کے عذاب کے اطلاق کا فیصلہ کرنا علمی گائیڈ کا کام نہیں؛ ترجمہ اس کا اصل مفہوم بیان کرتا ہے اور اطلاق اہلِ علم و عدالت پر چھوڑتا ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

سورۃ ابراہیم کا یہ حصہ ایمان کے لفظی اقرار کو زندگی کے ثمرات سے جوڑتا ہے اور بتاتا ہے کہ قیامت کی کامیابی اسی کے حصے میں ہے جس کی بنیاد دنیا میں مضبوط ہو۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں اور قیامت کے مناظر کا امتزاج ایک طرف دل کو امید دیتا ہے اور دوسری طرف غفلت سے چونکا دیتا ہے۔ طالب علم آیات 22 کے شیطانی خطبے اور آیات 40 تا 41 کی دعاؤں کا ترجمہ خاص دھیان سے تیار کرے۔

سوال نمبر 5: سورۃ الحجر کی آیت نمبر 50 تا 90 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف

سورۃ الحجر قرآن مجید کی پندرہویں سورت ہے، مکی ہے اور اس میں 99 آیات ہیں۔ "حجر" اس وادی کا نام ہے جہاں قوم ثمود آباد تھی۔ زیرِ نظر حصہ آیات 50 تا 90 ہے، جس میں اللہ کی رحمت و عذاب کے توازن کا اعلان، حضرت ابراہیم کے مہمان فرشتوں اور بشارت کا بیان، حضرت لوط کی قوم کا انجام، اصحابِ الایکہ اور اصحابِ الحجر یعنی ثمود کے مختصر واقعات، تخلیقِ کائنات کی حکمت، سورۃ الفاتحہ کو "سبعاً من المثانی" کی فضیلت، اور نبی کریم ﷺ کے لیے تسلی و ہدایات شامل ہیں۔ اس حصے کے واقعات پچھلی سورتوں میں تفصیل سے آ چکے ہیں، اس لیے یہاں ان کی تلخیص سے عبرت مقصود ہے۔ ترجمہ دوہری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے: لفظی ترجمہ جدول میں اور بامحاورہ ترجمہ پورے سلسلے کے گروہ وار بیان میں۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب مشکل الفاظ: "ضیف" یعنی مہمان، "وجلون" یعنی ڈرنے والے، گھبرائے ہوئے، "القانطین" یعنی مایوس ہونے والے، "الغابرین" یعنی پیچھے رہ جانے والے، ہلاک ہونے والوں میں شامل، "مشفقون" نہیں بلکہ "مسرعین" کے مفہوم میں "یہعون" یہاں نہیں؛ موجود الفاظ میں "بشرنک" یعنی ہم نے آپ کو خوشخبری دی، "الحق" یعنی سچائی، یقینی بات، "اقطعوا" کی صورت میں "فاسر باھلک بقطع من اللیل" یعنی رات کے ایک حصے میں گھر والوں کو لے کر چل پڑو، "مصبحین" یعنی صبح ہوتے ہوئے، "ایکہ" یعنی گھنا جنگل، درختوں کا جھنڈ، "امام مبین" یعنی کھلی راہ یا روشن کتاب، "سکرتھم" یعنی ان کی مدہوشی، نشہ، اور "سبعاً من المثانی" یعنی بار بار دہرائی جانے والی سات آیات (سورۃ الفاتحہ)۔

جدول 1: سورۃ الحجر (50 تا 90) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ
ڈرے ہوئے، گھبرائے ہوئے	وَجِلُونَ	مہمان	ضَيْف
پیچھے رہ جانے والے	الْغَابِرِين	مایوس ہونے والے	الْقَانِطِين
صبح ہوتے ہوئے	مُصْبِحِين	رات کا ایک حصہ	قِطَعٍ مِنَ اللَّيْلِ
ان کی مدہوشی	سَكْرَتِهِمْ	گھنا جنگل	الْأَيْكَةِ
بار بار دہرائی جانے والی سات آیات	سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي	گھومتے، سرگرداں پھرتے ہیں	يَعْمَهُونَ
تقسیم کرنے والے	الْمُقْتَسِمِين	اپنا بازو، شانے کا پہلو	جَنَاحَكَ

بامحاورہ ترجمہ: آیات 50 تا 65

اور بے شک میرا عذاب بھی نہایت دردناک عذاب ہے۔ اے نبی! انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے بارے میں خبر دیجیے۔ جب وہ ان کے پاس آئے اور سلام کہا تو ابراہیم نے کہا: بے شک ہم تم سے ڈر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا: ڈریے نہیں؛ ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا: کیا تم مجھے خوشخبری دیتے ہو حالانکہ مجھے بڑھاپا آ پہنچا ہے؟ تو کس بات کی خوشخبری دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے آپ کو سچی خوشخبری دی ہے، پس آپ مایوس ہونے والوں میں سے نہ ہوں۔ ابراہیم نے کہا: اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو صرف گمراہ لوگ ہوتے ہیں۔ پھر کہا: اے بھیجے ہوئے فرشتو! تمہارا اصل کام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں، سوائے لوط کے گھر والوں کے؛ بے شک ہم ان سب کو نجات دیں گے، سوائے ان کی بیوی کے؛ ہم نے طے کر دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو گی۔ پھر جب فرشتے لوط کے گھر والوں کے پاس آئے تو لوط نے کہا: بے شک تم اجنبی لوگ ہو۔ انہوں نے کہا: بلکہ ہم آپ کے پاس وہ عذاب لے کر آئے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے؛

اور ہم آپ کے پاس سچی بات لائے ہیں اور بے شک ہم سچے ہیں۔ پس رات کے ایک حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر چل دیجیے اور آپ ان کے پیچھے چلیے، اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، اور وہیں چلے جاؤ جہاں تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 66 تا 79

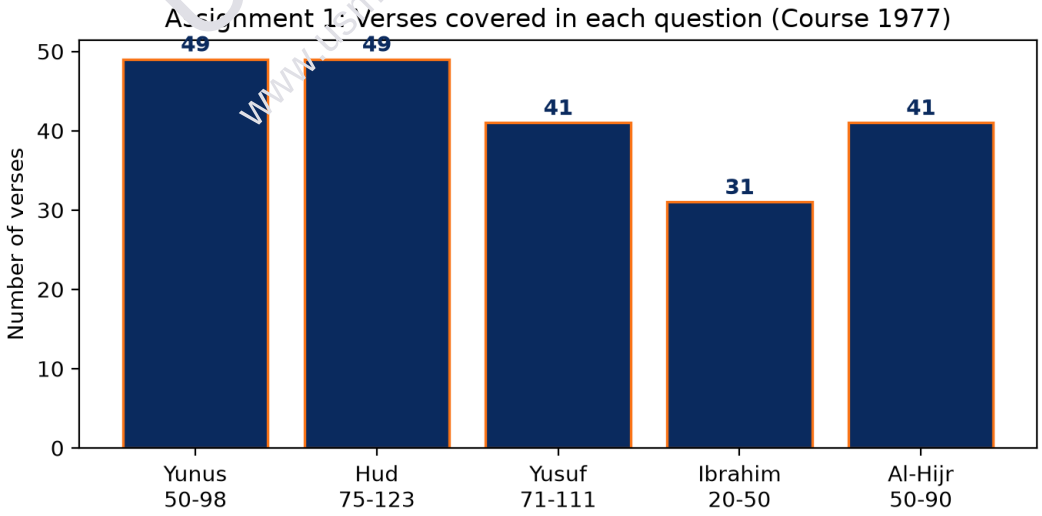
ہم نے لوط کو اس بات کا فیصلہ وحی کے ذریعے پہنچا دیا کہ صبح ہوتے ہی ان لوگوں کی جڑ کٹ جائے گی۔ شہر کے لوگ خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔ لوط نے کہا: یہ میرے مہمان ہیں، پس مجھے رسوا نہ کرو؛ اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو۔ انہوں نے کہا: کیا ہم نے تمہیں دنیا جہان کے لوگوں سے منع نہیں کیا تھا؟ لوط نے کہا: یہ میری بیٹیاں ہیں، اگر تم کچھ کرنے والے ہی ہو۔ اے نبی! آپ کی زندگی کی قسم! وہ لوگ اپنی مدہوشی میں بھٹک رہے تھے۔ پس صبح ہوتے ہی انہیں ایک سخت آواز نے پکڑ لیا۔ پھر ہم نے اس بستی کو اوپر سے نیچے کر دیا اور ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائے۔ بے شک اس میں غور سے دیکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور بے شک وہ بستی ایک ایسی راہ پر واقع ہے جو اب بھی موجود ہے۔ بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے نشانی ہے۔ اور بے شک ایکہ والے بھی ظالم تھے، پس ہم نے ان سے بھی بدلہ لیا، اور یہ دونوں بستیاں کھلی راہ پر موجود ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 80 تا 90

یقیناً حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ ہم نے انہیں اپنی نشانیاں دیں مگر وہ ان سے منہ پھیرتے رہے۔ وہ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے اور امن میں رہتے تھے۔ پس صبح ہوتے ہی انہیں سخت آواز نے پکڑ لیا، اور جو کچھ وہ کماتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آیا۔ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حق کے ساتھ ہی پیدا کیا ہے؛ اور بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے، پس اے نبی! آپ اچھی طرح درگزر کیجیے۔ بے شک آپ کا رب ہی سب کا پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور یقیناً ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔ آپ اپنی آنکھیں ان چیزوں کی طرف ہرگز نہ بڑھائیں جن سے ہم نے ان کی مختلف جماعتوں کو فائدہ دیا ہے اور ان پر غم بھی نہ کیجیے، اور ایمان والوں کے لیے اپنا شفقت کا بازو جھکا دیجیے۔ اور کہہ دیجیے: بے شک میں تو کھلا ڈرانے والا ہوں۔ جس طرح ہم نے تقسیم کرنے والوں پر عذاب نازل کیا تھا۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔

اہم نکات اور سبق

اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: اول، آیات 49 تا 50 کا توازن ہے کہ اللہ بخشنے والا مہربان بھی ہے اور اس کا عذاب دردناک بھی ہے، اس لیے مومن امید اور خوف دونوں کو ساتھ رکھتا ہے۔ دوم، فرشتوں کے واقعات بتاتے ہیں کہ نیک لوگوں کی نجات اور مجرموں کی سزا اللہ کے طے شدہ نظام کے تحت ہوتی ہے۔ سوم، آیات 75 میں "متوسمین" یعنی غور و فکر سے نشانیاں پڑھنے والوں کی تعریف ہے کہ عبرت ہر دیکھنے والے کو نہیں ملتی، اہلِ بصیرت کو ملتی ہے۔ چہارم، آیت 87 میں سورۃ الفاتحہ کو قرآن کے ساتھ الگ سے "سبعاً من المثانی" کہنا اس کی عظمت کی دلیل ہے، کیونکہ یہ ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے اور پورے قرآن کے مضامین کا خلاصہ ہے۔ پنجم، آیت 88 میں نبی کریم ﷺ کو دنیا کی چمک دمک سے بے نیازی اور اہلِ ایمان کے ساتھ شفقت کا حکم دیا گیا ہے، جو داعی کے لیے پائیدار اصول ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ ثمود اور قومِ لوط کے انجام کو پچھلی سورتوں کی تفصیل سے ملا کر یاد کرے اور ترجمے میں واقعات کی ترتیب برقرار رکھے۔



شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ الحجر کا یہ حصہ رحمت و عذاب، نجات و ہلاکت اور تسلی و بے نیازی کے مضامین کو مختصر مگر جامع انداز میں سمیٹتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے لیے پیغام یہ ہے کہ عظیم قرآن ملنے کے بعد دنیا کی عارضی رونق کی طرف نگاہ اٹھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ طالب علم کے لیے آیات 85 تا 90 کا ترجمہ اس سورت کے مزاج کو سمجھنے کی کنجی ہے۔ اس کے ساتھ مشق نمبر 1 کے پانچوں سوال مکمل ہو جاتے ہیں، جن میں پہلی سے الحجر تک کی سورتوں کے منتخب مقامات کا ترجمہ پیش کیا گیا۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com